

عزاداری کی روایت مسز میر حسن علی کے بیانات کی روشنی میں

سید علی کاظم ☆

شیعہ اور سنی دونوں ماخذوں کی روایات کے مطابق رسول اکرم حضرت محمدؐ نے سانحہ کربلا کی پیش گوئی کر دی تھی۔ ان حدیثوں کی ناقل خود رسول اللہ کی ازواج تھیں۔

امام حسینؑ کی طرف سے یزید کی بیعت سے انکار کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے شاہ عبدالعزیز نے امام حسینؑ کی مکہ سے روانگی سے لے کر ان کی شہادت تک کی تاریخ کو دہرایا ہے۔ اے نَبِيَّنا المِیة کربلا کی یاد خود رسول خدا کی سنت ہے جسے سنی اور شیعہ دونوں بے حد قابل احترام اور مقدس ورثہ تصور کرتے ہیں۔ شہادت کے بعد مدینے میں مقیم رسول اللہ کے خاندان میں اہم سلسلی وہ پہلی شخص تھیں جنہوں نے اپنے نواسے کا غم منایا۔ امام حسینؑ کے خاندان کے باقی ماندہ افراد کی تکلیفوں اور پریشانیوں کا حقیقی اندازہ لگانا اور انہیں لفظوں میں بیان کرنا آسان نہیں ہے۔ جب یزید نے امام حسینؑ کے خاندان کو شام سے مدینہ واپس لوٹ جانے کا حکم دیا تو خود یزید کے محل کی عورتیں اس خاندان سے تعزیت دینے پہنچیں۔ ان تین موقعوں کو سانحہ کربلا کو یاد کرنے اور اظہارِ غم کرنے کی پہلی مجلسیں کہا جاسکتا ہے۔ جب یہ خاندان مدینہ واپس پہنچا ہے تو پورا شہر گریہ و بکا کرنے والوں سے پُر تھا۔ امام زین العابدین اور ان کے جانشین اور دوست ایک لمحے کے لیے بھی اس سانحے کو بھلا نہ سکے۔ امام جعفر صادقؑ نے ہمیں یاد دلایا ہے کہ ”ہر دن روزِ عاشورہ ہے اور ہر زمین ارضِ کربلا ہے۔“

تیرہویں صدی کے ہندوستان میں محرم کے اجتماع و رسومات مسجدوں، عوامی مقامات اور فوجی کیمپوں میں منعقد ہوتے تھے اور انہیں ’تذکرہ‘ (وعظ) کا ہی حصہ مانا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر طبقاتِ ناصری کے مولف منہاج سراج نے ان تذکروں کا ذکر کیا ہے جو اس نے مختلف موقعوں پر

☆ شیعہ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

۱- شاہ عبدالعزیز: سیر الشہداء، ج ۱، ص ۲۴۸۔ ۲- طبری، ج ۱، ص ۳۹۰-۳۸۳

فوجی کیمپوں میں کیے تھے۔^۱

عاشورہ کے جلوس اور علم (اس علم کی شبیہ جو امام حسین نے کربلا میں اپنے بھائی کو دیا تھا) سے ہندوستان کو سب سے پہلے سید محمد اشرف جہانگیر سنائی نے ۱۴۳۶-۳۷ء میں متعارف کیا۔ اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں ان مغل شہزادوں نے جنہوں نے شیعہ مسلک قبول کر لیا تھا، یہ غلط تصور عام کیا کہ اُن کا جدِ اعلیٰ تیمور شیعہ تھا اور اسی نے ہندوستان میں تعزیوں کی روایت شروع کی تھی۔ اس تصور کی تصدیق کسی تحریری شہادت سے نہیں ہوتی۔ ۱۳۹۳ء میں بغداد فتح کرنے کے بعد وہ کربلا ضرور گیا تھا اور امام حسین کے روزہ مقدسہ کی زیارت بھی کی تھی۔ ۱۷۰۰ء میں اپنی تزک میں محرم کے سوگ کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ گوالیار کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے عاشورہ کے واقعات (۱۵۲۸) کا ذکر تو کیا ہے مگر کسی قسم کی رسوم وغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔^۲

ہالیوں کے دور میں عاشورہ کے اجتماع، جنہیں 'معارک' کہا جاتا تھا (جس کے لغوی معنی میدانِ جنگ کے ہیں) ضرور عام تھے۔ اکبر کے دور میں، ہندوستان میں مشہد میں امام علی رضا کے روضے پر علم بھیجے گئے۔ محرم منانے والے عزادار امام حسن و حسین کے ناموں کے نعرے لگاتے ہوئے آگ پر چلتے تھے۔ اس کا بڑا تفصیلی بیان، سی اینیونی مانسرائے نے کیا ہے جو پہلے تین جیسٹ مشون کا منبر تھا۔^۳

اودھ میں شیعہ نوابوں نے محرم کے سوگ کے دنوں میں سرکاری چھٹی کا اعلان کیا۔ قدیم شہر ایودھیا کے نزدیک فیض آباد، جسے اودھ کے ابتدائی نوابوں نے اپنا دارالسلطنت بنایا تھا، شیعہ کلچر اور محرم کے سوگ اور مجلسوں کا نیا مرکز ہو گیا۔ ۱۷۶۳ء میں بکسر کی لڑائی کے بعد شجاع الدولہ مستقل طور پر فیض آباد میں مقیم ہو گیا اور فیض آباد کو اپنا دارالسلطنت بنا کر اسے ایک متمول شہر میں تبدیل کر دیا۔ سوگ منانے کے لیے "امام باڑوں" کے نام سے علاحدہ عمارتیں بنوائی گئیں۔ ۱۷۷۵ء کا سال ختم ہونے سے پہلے چوتھا حکمران آصف الدولہ لکھنؤ منتقل ہو گیا مگر اس کی ماں، شجاع الدولہ کی بیوہ، وہیں فیض آباد میں رہ کر شیعہ کلچر اور محرم کی رسومات کو فروغ دیتی رہی۔

عاشورہ اور چہلم منانے کی رسومات لکھنؤ کے لوگوں کی زندگی کا حصہ ہو گئیں۔ مسز میر حسن علی جنہوں نے ۱۸۳۲ میں اپنی کتاب "آبزر ویشن آف دی مسلمانس آف انڈیا" چھپوائی۔ ایک انگریز

۱- طبقات نامری، ص ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱

خاتون تھیں جنہوں نے حسن علی سے شادی کی تھی۔

مسز حسن علی نے محرم کے پہلے دس دنوں میں محرم کی تمام رسومات کو بیان کیا ہے۔ ”ہمیشہ محرم کے پہلے دن کا تصور کرتے ہی میری یادوں میں ایک اداس اداس سا گاؤں عام دنوں میں ایک گھنی آبادی والے شہر کی بے حد گہما گہمی اور ہل چل سے بالکل متضاد، شہر پر چھایا ہوا ایک پروقار سکوت اور خاموشی جیسے خیالات تمام دوسرے تصورات پر چھاسے جاتے ہیں۔ مگر متحرک اور جیتے جاگتے مناظر کا یہ عارضی سا ٹھہراؤ بہت دیر قائم نہیں رہتا۔ دوسرے دن کا تصور کچھ اس طرح ذہن پر ابھرتا ہے کہ بڑی تعداد میں گھوڑوں پر سوار، پاکٹیوں میں بیٹھے یا پیدل چلنے والے لوگوں کے گروہ کے گروہ سوگ کے طرح طرح کے لباسوں میں ملبوس، اپنے دوستوں ساتھیوں کے گھروں کی طرف شہر کی گلیوں اور چوڑی سڑکوں پر تیز تیز چلتے ہوئے بڑے بڑے ناموں سے منسوب امام باڑوں کی طرف بڑھتے نظر آتے ہیں تاکہ وہ جہاں جہاں حسن اور حسین کی یاد میں تعزیے رکھے گئے ہیں اُن کی زیارت اور انہیں سلام کرنے پہنچ جائیں۔

”لفظ تعزیہ حزن و ملال کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اصطلاحاً کربلا میں حسن و حسین کے چاہنے والوں اور معتقدوں کے بنوائے ہوئے روضوں کی شبیہ ہوتی ہے۔ یہ تعزیہ بنوانے والوں کی مالی حیثیت، حکومت میں حاصل درجہ یا سرکار سے قربت وغیرہ کے مطابق خالص چاندی سے لے کر بانس اور کاغذ تک سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ اسے کربلا کے ماڈل کے عین مطابق بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اور اسے کربلا کی اصلی عمارت کے انداز پر بنایا جاتا ہے۔“

”عام قسم کے تعزیے ۱۰ محرم کے جلوس میں بھیجے جاتے ہیں، اور آخر میں دفن کی رسومات کے ساتھ عام قبرستانوں میں دفن کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر شہر کے باہر کئی کئی قبرستان ہوتے ہیں۔ ۱۔
جلوس کو بیان کرتے ہوئے مسز میر حسن علی کہتی ہیں:

”درگاہ کی سلامی کے لیے علم لے جانے کے لیے علم چڑھانے والے امراء میں سے ہر ایک اپنے جلوس کو جس طرح منظم کرتا ہے، وہ بڑا شاندار منظر پیش کرتا ہے۔ ان کی تعداد، جو بے شمار ہوتی ہے۔ بڑے سے بڑے رئیس اور اُن کی کترین رعایا کا کوئی فرد اپنی اپنی حیثیت کے مطابق سجاوٹ کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بہر حال وہ لوگ جو سب سے قیمتی ساز و سامان کا مظاہرہ کرتے ہیں انہیں عوام میں

زیادہ مقبولیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس سے اُن کی حسین اور حسن کے لیے زیادہ عقیدت اور احترام کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ جلوس میں مجھے ایک شخص انتہائی سوگوار نظر آتا ہے، جو ایک سیاہ سا بانس اٹھائے ہوئے ہے۔ جس سے دو تلواریں جھول رہی ہیں جس کا یہ علم ہے وہ خود یا اس کا نائب اس کے پیچھے چل رہے ہیں اور ان کے ساتھ بہت سے اور دوسرے عزاداروں کا گروہ ہے۔“

”وہ دلدل (ذوالبحاج) آیا۔ یہ اس گھوڑے کا نام ہے جو کربلا میں حسینؑ کے پاس تھا۔ اس وقت اس کی شہیمہ کے طور پر جو گھوڑا چنا گیا ہے وہ ایک خوبصورت سفید عربی گھوڑا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ جانور اور اس کے سوار نے کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کی تھیں۔ اس پر ایک خون آلود کپڑا پڑا ہے، پنڈلیوں پر سرخ رنگ لگا ہے اور چادر پر کئی جگہ تیر چبھے نظر آتے ہیں۔ خاندان کے دو بونگی گھوڑے کے چاروں طرف چل رہے ہیں، پھر ہر درجے کے خادم نظر آ رہے ہیں، بہت سے پیدل سپاہی جو کبھی کبھی فار کر کے جلوس میں ایک فوجی تاثر پیدا کر رہے ہیں۔“

”میں نے ان پانچ دنوں میں محرم کے اور بھی کئی جلوس دیکھے ہیں یہ سب کم و بیش ایک ہی انداز کے تھے۔ کچھ جلوس دوسروں سے زیادہ شاندار تھے اور بہت غریب لوگ اپنے علموں کے جلوسوں میں ایک ڈھول سے زیادہ کچھ اور ساز و سامان شامل نہیں کر پاتے اور اُن کا مالک خود ہی علم اٹھائے ہوتا ہے۔“

مہندی کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

”ساتویں محرم کو مشعلوں کے ساتھ عام اظہارِ غم کیا جاتا ہے اور اسے مہندی کی رات، کہتے ہیں۔ اس کا مقصد اس شادی کی تقریب کی یاد دلانا ہے جس میں، اگر یاد کیا جائے تو واقعات کربلا کے خاکے ہیں، قاسم کی چچازاد بہن حسین کی چیتی بیٹی سکینہ (فاطمہ) کبریٰ سے اس عظیم جنگ کی صبح کو رسم شادی ادا کی گئی تھی۔ چنانچہ اس مہندی کی رات کو جو رسوم انجام دی جاتی ہیں وہ اپنی تمام تفصیلات میں ہر طبقے میں شادی کی تمام رسوم کی بعینہ نقل ہوتی ہیں، یہاں تک کہ اُس میں عام لوگوں میں پیسے باٹنا بھی شامل ہے۔ عام لوگوں کی بھیڑ ایسے موقعوں پر تماشہ دیکھنے سے زیادہ اس انعام کے لالچ میں بڑی تعداد میں اکٹھی ہو جاتی ہے۔“

دس محرم کا بیان اس طرح کیا گیا ہے۔

”محرم کی رسوم کی ادائیگی میں سب سے زیادہ متاثر کن منظر آخری دن کا ہوتا ہے۔ اور تمام

طبقتوں کے طرز عمل، عام لوگوں کی جذباتی لہلہ، مرد و عورت، ہر ایک چہرے پر گہرے تاثر کے نقوش کو دیکھ کر کوئی بھی عام مشاہدہ کرنے والا آسانی سے یہ اندازہ لگا لے گا کہ محرم کے دنوں کے تمام پروگراموں کی فہرست میں آج کے دن کا رنج و غم زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔
وہ آگے بیان کرتی ہیں:

”میں نے اعلیٰ طبقتوں کی عورتوں کو ’مہندی کی رات‘ میں سرخ و سبز موم بتیاں اپنے ہاتھوں سے تعزیوں کے سامنے رکھتے دیکھا ہے۔ میرے اس سوال کے جواب میں کہ اتنے بڑے تقدس انداز میں اس عمل کے انجام دینے کی کیا وجہ ہے؟ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ خواتین کچھ خاص دعائیں اور منتیں کرتی ہیں جن کے لیے یہ ’تختِ ترم‘ کے لیے اپنے اماموں سے وسیلہ یا سفارش کی خواستگار ہیں۔ سرخ روشنی (موم بتی) حسینؑ سے منسوب ہے جو جنگ میں شہید ہوئے اور سبز روشنی حسنؑ سے منسوب ہے جو زہر سے شہید ہوئے۔ یہ رنگ اسی کی علامت کے طور پر چُنے گئے ہیں اور یہ خواتین اپنی منتوں کے حصول کے لیے ان ہی پر انحصار رکھتی ہیں اور اسی لیے یہ اپنے اماموں کے حضور میں مہندی کی رات میں یہ موم بتیاں روشن کرتی ہیں۔

”میں نے بتایا ہے کہ شرفاء اور امراء جو محرم کی رسوم ادا کر رہے ہوتے ہیں، عام طور پر دس محرم کی صبح ننگے سر ننگے پیر اپنے گھروں سے تعزیوں کے دفن کرنے کی جگہ یعنی کربلا تک پیدل جاتے ہیں خواہ انہیں کتنا ہی چلنا پڑے۔ شاید چار پانچ میل۔ جبکہ آگ برسائی دھوپ اُن کے سروں پر پڑ رہی ہوتی ہے۔ دسویں تاریخ اچھے مسلمان (شیعہ) بڑی سختی سے تیسری گھڑی (تیسرے پہر) تک پوری پابندی سے فاقہ کرتے ہیں اور پانی کی ایک بوند، یہاں تک حقد تک ان کے منہ کو نہیں چھوتتا، کیونکہ اُن کا یقین ہے کہ حسینؑ کی مصیبتوں کا سلسلہ تیسرے پہر تک چلتا رہا۔ یہ لوگ اس وقت تک ہر قسم کے تفریحی مشاغل سے خود کو باز رکھتے ہیں“ ۱۰

یومِ عاشورہ کے چالیسویں دن، جسے لکھنؤ میں چہلم کہتے ہیں، تعزیوں کے جلوس بھی بہت متاثر کن ہوتے تھے۔ گاؤں اور چھوٹے چھوٹے شہروں سے سوگوار لوگ کربلا کے شہیدوں کی یاد اور ان کا پرسہ دینے لکھنؤ آتے تھے۔ یومِ عاشورہ کی طرح دستکار اور ہر طرح کے فنکار الگ الگ اپنے تعزیے بناتے اور ان کے جلوس نکالتے تھے۔ ان کے تعزیے اُن کے اپنے اپنے مخصوص فنوں سے سجے ہوئے ہوتے۔

ملک حقوق بشر کے موضوع پر اپنی کوئی متحد اور آخری رائے نہیں رکھتے ہیں علاوہ ازیں بعض اسلامی ممالک نے بعض قواعد حقوق بشر سے عدم اتفاق رائے کا اظہار کیا ہے بعض کا خیال ہے کہ قوانین کے ساخت کے علاوہ کلاً یہ نظام قوانین حقوق بشر ہی اسلام و شریعت کے خلاف ہے۔ اس کے برخلاف بعض اسلامی ممالک اس پر اپنی مثبت رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ ان کے سیاسی مفاد کے مد نظر ہو۔ یہ معرکہ آرائی بتاتی ہے کہ جس طرح یورپین ممالک میں مسلمانوں اور اسلام سے متعلق اختلاف رائے ہے اس طرح مسلمانوں میں بھی اختلاف نظریات کی بہتات ہے۔ اسلامی ممالک کے لئے خاصا مشکل تھا کہ قوانین حقوق بشر کے تشکیل کے وقت کلیدی کردار ادا کرتے لہذا اب انہیں چاہئے کہ وہ اقوام متحدہ کے قوانین کے مطابق یہ بتائیں کہ وہ اس کی تشکیل کے وقت ان کے ہمراہ نہیں تھے یا انہوں نے محض مصلحتاً صواب رائے کا اظہار کیا تھا۔ بیسویں صدی کی آخری دہائی میں عالم گیر پیمانہ پر اسلامی بیداری نے آنکھ کھولی اور بہت ساری تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ اس طرح کہ بہت سے اسلامی ممالک نے خارجی دباؤ کی بنا پر اس عضویت کو برقرار رکھا اور بعض اسلامی ممالک نے داخلی فشار و دباؤ کی بنا پر یورپ کی اندھی تقلید کو کنڈم کیا۔

انہوں نے صاف کہا کہ ہماری مشکل یہ ہے کہ حقوق بشر سے متعلق افکار جو مغربی گہوارہ میں پروان چڑھے ہیں انہیں اپنے معاشرہ میں لاگو نہیں کر سکتے جس میں عام طور پر ذمہ دار لوگ پائے جاتے ہیں۔ جناب مظفری نے آخر کلام میں کہا کہ مفکروں اور دولتمندوں کے اس دعویٰ کے پیش نظر جو کہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ حقوق بشر کا عالمی نثریہ، مغربی سند کے طور پر سمجھا جائے، یہ کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے سارے تہذیب و تمدن ایک ایک نثریہ تیار کر کے ساری دنیا کے لئے اپنے نثریہ کو جٹ قرار دے لینگے۔ حقوق بشر پر مغربی نقطہ نظر عقلاء تاریخ اسلام کے یہاں انتہائی محدودیت و تنگ نظری کا شکار قرار پاتا ہے نتیجتاً اسلام کے تئیں سوء تفہام پیدا ہوا ہے۔ در حالیکہ اسلام حقوق بشر کو کائنات پر حاوی قانون الہی کے شکل میں پیش کرتا ہے۔

اس جلسہ کے آخر میں دو افراد نے اپنے سوالات و شبہات جو اسی موضوع سے متعلق تھے جناب مظفری صاحب سے پوچھے، آپ نے ان کا جواب دیا۔

آخر میں پروفیسر شاہد مہدی، پروفیسر قاسمی اور پروفیسر جعفری نے مختصر الفاظ میں شکر یہ ادا کیا۔ قابل ذکر بات ہے کہ آخر میں آقای مظفری کو ان کی خدمات کے سلسلے میں لوح یادگاری سے نوازا گیا۔

دوران جلسہ جناب محمد حسین مظفری نے اصل مقرر کی حیثیت سے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ”حقوق الناس: اسلامی نقطہ نظر“ کے موضوع پر گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: ”بیشتر یورپین مفکرین مسلمانوں کی مخالفت میں حقوق بشر سے متعلق بین الاقوامی نظام کو جنسی و دینی لحاظ سے، آزادی دین کی رو سے، احکام دیت و وراثت کے اعتبار سے دین اسلام کے قوانین حقوق سے بہتر جانتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ اسلام نے بحسن و خوبی حقوق بشر کا تحفظ نہیں کیا ہے اس کے باوجود ویسٹن اسکالر کا ایک گروپ اس بات کا مدعی ہے کہ دین اسلام اور احکام شریعت، قواعد حقوق بشر سے نکلنا نہیں رکھتا۔ علاوہ ازیں بعض اسلامی ممالک اقوام متحدہ کے بنیاد گزاروں میں ہیں اور اقوام متحدہ کا منشور ان تمام ممالک سے تائید حاصل کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ وہ ممالک تحفظ حقوق بشر میں کوشاں رہیں گے، فی الحال نوبت یہ ہے کہ تقریباً تمام اسلامی ملک اقوام متحدہ کے رکن ہیں۔ تمام اسلامی ملکوں میں صرف سعودی عرب ایسا ملک تھا جس نے اقوام متحدہ کے حقوق بشر کے بعض دفعات پر تنقید کی تھی اور کہا تھا کہ اس کی دفعیں اسلامی آئین کے مطابق نہیں ہیں اور یہ ملک تھا ایسا ملک تھا کہ جس نے اس پر اپنی مثبت رائے نہیں پیش کی تھی، اسی بنا پر اسلامی ممالک میں سے بعض اقوام متحدہ کا جز ہونے کے بعد بھی حقوق بشر سے متعلق قوانین قبول نہیں کئے اور ۱۹۷۰ء کی دہائی میں اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔

آقای مظفری نے فرمایا کہ ان تمام استدلالوں کے برخلاف تعارض و نکلنا صرف بعض شرعی احکام تک محدود نہیں ہے۔ شریعت کے ساتھ ان کی ظاہری شکل کی ناسازگاری سے بھی زیادہ اہم نکلنا محسوس کئے جاسکتے ہیں مگر بیشتر مفکرین نے اس طرف توجہ نہیں کی ہے۔ انہوں نے اپنی گفتگو کے دوران کہا کہ درحقیقت بہت سے اسلامی ممالک کے نمائندہ اور ڈپلومیٹ ایسے ہیں کہ جو اپنے ملک کے فوائد کے لئے، یا عالمی معاشرے اور اپنے وقار کی بحالی کے لئے اقوام متحدہ کا جز تو ہیں مگر وہ اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہاں رہ کر اسلام کا دفاع کر سکیں چنانچہ میرا خیال ہے ”آہو نیو کاسہ“ نے صحیح کہا تھا کہ بیشتر اسلامی ممالک غرب کے حامی ہیں اور ابھی بھی سیاسی و ثقافتی لحاظ سے خود کو اس کے تاثر سے آزاد نہیں کر سکے ہیں ان میں سے اکثریت ایسی ہے جس کی روش زندگی غرب زدہ ہے۔

آقای مظفری نے گفتگو کے دوسرے حصہ میں کہا کہ فی زمانہ جائزہ بھی بتاتا ہے کہ تمام مسلمان